بعدازاں تحریک طلباء اسلام اور پھر عملی زندگی کے بے شمار حوالوں سے ایک بھرپور زندگی گزار کر خالقِ حقیقی کے پاس چلے جانے والے اپنے محسن بھائی کی جدائی کے موقع پر ادارہ ''نقیبِ ختمِ نبوّت''، مجلس احرارِ اسلام اور تحریک طلباء اسلام خود تعزیت کے لائق ہیں۔ ہم مرحوم کی اہلیہ، بیٹے عمر امام، بیٹی فاطمہ، برادران پروفیسر محمد عاصم، عزیزی محمد عامر اور جملہ پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقے مرحوم کی حسنات قبول فرماویں اور سیئات سے درگزر فرماویں (آمین، ثم آمین)

مرحوم کی بھرپور زندگی کے مختلف حوالوں سے تفصیلی مضمون ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی اشاعت میں ممکن ہو سکے گا جس میں ان کے حلقۂ احباب کا ذکر بھی ہوگا۔

حضرت مولانا عبدالستار کی رِحلت:

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانی حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر جی عبدالعلیم رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے توسط سے شہداءِ ختم نبوت ساہیوال کے مقدمہ کے دوران جن دوستوں سے یادَ اللہ زیادہ بڑھی ان میں جامعہ اشرفیہ مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال کے مہتمم حضرت مولانا عبدالستار سرفہرست تھے۔ مولانا مرحوم ۱۹۵۰ء میں فیصل آباد کے چک نمبر ۱۱۸، گ ب کے دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جامعہ انوریہ مسجد نور ساہیوال میں مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللّٰہ علیہ کے زیرِ تربیت رہے، بعدازاں جامعہ رشیدیہ سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ حضرت فاضل رشیدی رحمتہ اللّٰہ علیہ نے آپ پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور خصوصی تربیت فرمائی۔ ۱۹۷۶ء میں مولانا مرحوم محکمہ اوقاف کی جانب سے مسجد نور اور بعدازاں ۱۹۷۷ء میں مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کے امام وخطیب مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں مولانا مرحوم نے جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی اور مسجد عیدگاہ کی تعمیرنو ایسی شاندار کرائی کہ اپنی مثال آپ ہے۔ باوفا، باہمت، خوددار اور وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔ اتحاد بین المسلمین اور اتحاد بین المسالک کے بہترین سفارت کار تھے۔ شہر اور علاقہ بھر کے مدارس ومساجد کے محسن ومربی تھے۔ شہداءِ ختم نبوت کیس ۱۹۸۴ء سے لیکر تادمِ زیست مثالی تعلق نبھایا۔ مجلس احرارِ اسلام کی ضلع بھر میں سرگرمیوں کی سرپرستی فرماتے رہے اور تعلقِ خاطر میں کوئی چیز حائل نہ ہوئی۔ انتقال سے چند روز قبل چیچہ وطنی تشریف لانے سے پہلے فون پر بتایا کہ ایک حکیم صاحب کو ملنا ہے، تشریف لائے اور ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ ساہیوال روانہ ہوئے، جاکر مطلع فرمایا کہ میں پہنچ گیا ہوں۔ ۲ رفروری کو بعد نمازِ عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر سیمینار میں شرکت کے بعد طبیعت زیادہ بگڑی اور اگلے روز ۳ رفروری ۲۰۱۲ء کو ۶۳ سال کی مبارک عمر میں لاہور کے ہسپتال میں خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا للّٰہ وانا الیہ راجعون...... مولانا مرحوم حضرت مولانا قاری عبدالحیٔ عابد مدظلہ العالی سے مجاز بھی تھے ۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ/۴ رفروری ۲۰۱۲ء کو ساہیوال میں جنازہ ہُوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالباسط کو اُن کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا مرحوم کے انتقال پر ہم خود تعزیت کے مستحق ہیں، ہم مولانا مرحوم کے صاحبزادگان مولانا عبدالباسط، مفتی عبدالصمد، حافظ عبدالواحد، مولانا مرحوم کے برادرِ نسبتی قاری محمد اقبال اور جملہ لواحقین کے علاوہ چودھری سردار محمد، قاری منظور احمد طاہر، قاری عتیق الرحمٰن، قاری بشیر احمد، قاری سعید ابن شہید، قاری محمد طاہر رشیدی اور دیگر احباب سے تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ مولانا مرحوم کا صدقہ جاریہ جاری وساری رہے اور ہم سب دوست مولانا کے صلح جو اسلوب کو جاری وساری رکھیں آمین ثم آمین